43640 ـ حج اور عمرہ میں وہ اوقات جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء مانگی ہے

سوال

حج اور عمرہ میں کونسے اوقات ہیں جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء مانگی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ہمارے سائل بھائی اللہ تعالی آپ کو توفیق سے نوازے، حاجی اور عمرہ کرنے والا شخص اللہ تعالی کا مہمان اور اس کے پاس آنے والا وفد ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالی نے تو انہیں بلایا ہی اس لیے ہے کہ انہیں عطا فرمائے، اور اس نے انہیں یہاں طلب کیا ہی اس لیے ہے کہ ان کی عزت و تکریم کرے.

صحیح حدیث میں ہے کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کرنے والا غازی اور حاجی اور عمرہ کرنے والا شخص اللہ تعالی کے وفد ہیں، اللہ تعالی نے انہیں بلایا تو انہوں نے اس کی دعوت قبول کی اور انہوں نے اس سے مانگا تو اللہ تعالی نے نے عطا فرمایا "

سنن ابن ماجہ علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے السلسلۃ الصحیحۃ حدیث نمبر (1920) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور اللہ تعالی کی طرف سے ان کے لیے سب سے عظیم اور بڑا عطیہ ـ حالانکہ سب عطیات ہی عظیم ہیں ـ یہ ہے کہ وہ حج سے اس طرح واپس پلٹتے ہیں جیسا آج ہی ماں نے جنم دیا ہو، جبکہ وہ حج پر آئے تو اپنے ساتھ بہت سے گناہ لیکر آئے تھے، اور غلطیوں اور خطاؤں سے لت پت تھے، اور جب وہ ان مقدس جگہوں کو چھوڑ کر پلٹتے ہیں تو گناہوں سے بالکل صاف اور ہلکے ہو چکے ہوتے ہیں، اور جب انہوں نے اپنی سواریاں اللہ کریم و رحیم کے دروازے کے سامنے بٹھائیں تو وہ اللہ تعالی کی رحمت و خوشنودی کے ساتھ واپس پلٹتے ہیں.

صحیح حدیث میں وارد ہے کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے اس بیت اللہ کا حج کیا اور حج میں اس نے بیوی سے جماع نہ کیا اور نہ ہی فسق و فجور کیا تو وہ اس طرح واپس پلٹتا ہے جیسے اس کی ماں نے اسے آج ہی جنم دیا ہو "

اللہ سبحانہ وتعالی کی کیا عظیم شان و عظمت و جلال ہے! کہ اللہ تعالی نے وہ سب صحیفے لپیٹ ڈالے جو گناہوں سے بھرے پڑے تھے! بیت اللہ کی طرف اٹھنے والے مسلمان کے قدموں کی بنا پر، افسوس جس سے ایسا سفر جاتا رہے اور وہ نہ کر سکے تو کیا حاصل ہوا !

اور جس نے اسے حاصل کیا اور اس سفر پر چل نکلا تو اس نے کیا کھویا !

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" حج مبرور کا بدلہ سوائے جنت کے کچھ نہیں "

اور وہ اوقات جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج میں دعاء فرمائی درج ذیل ہیں:

1 ـ صفا پہاڑی پر دعاء کرنا:

اس کی دلیل جابر رضی اللہ تعالی عنہ کی طویل حدیث ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا طریقہ بیان ہوا ہے، اس حدیث میں ہے کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا پہاڑی سے ابتدا كي اور پہاڑی پر چڑھے حتی کہ بیت اللہ نظر آنے لگا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ رخ ہو کر اللہ تعالی کی وحدانیت بیان اور اللہ اکبر کہا اور یہ کلمات کہے:

" لا إله إلا الله وحده لا شريك له ، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير ، لا إله إلا الله وحده ، أنجز وعده ، ونصر عبده ، وهزم الأحزاب وحده "

اللہ تعالی کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شريك نہیں، بادشاہی اس کی ہے، اور تعریف بھی اس کی، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ تعالی کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا، اور اپنے بندے کی مدد و نصرت فرمائی، اور اکیلے ہی سب لشکروں کو شکست سے دوچار کر دیا.

پھر ان کلمات کے مابین دعاء فرمائی اور ان کلمات کو تین بار دھرایا.

صحیح مسلم حدیث نمبر (1218).

2 ـ مروہ پر دعاء كرنا:

مندرجہ بالا حديث طويل حديث ميں ہے كہ:

" پھر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم مروہ كى طرف اترے حتى كہ جب وادى ميں ان كے قدم ثابت ہوئے تو وہاں دوڑ لگائى، اور مروہ پہاڑى پر آ گئے اور مروہ بھى وہى كچھ كيا جو صفا پر كيا تھا"

صحيح مسلم حديث نمبر (1218).

3 ـ مشعر حرام كے پاس دعا كرنا:

جيسا كہ مندرجہ بالا حديث ميں ہى آيا ہے كہ:

" پھر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم قصواء اونٹى پر سوار ہوئے حتى كہ مشعر الحرام (يہ مزدلفہ ميں ايك پہاڑ ہے) كے قريب آئے اور قبلہ رخ ہو كر اللہ اكبر اور لا الہ الا اللہ كہا اور اللہ كى وحدانيت بيان كى، اور اچھى طرح روشنى ہو جانے تك وہاں كھڑے رہے "

صحيح مسلم حديث نمبر (1218).

4 ـ يوم عرفہ ميں دعاء كرنا:

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" عرفہ والے دن كى دعاء سب سے بہترين ہے "

سنن ترمذى حديث نمبر (3585) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح الجامع حديث نمبر (4274) ميں اسے حسن قرار ديا ہے.

5 ـ چھوٹے اور درميانے جمرہ كو كنكرياں مارنے كے بعد دعاء كرنا:

امام بخارى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح بخارى ميں سالم بن عبد اللہ سے بيان كيا ہے كہ عبد اللہ بن عمر رضى اللہ تعالى عنہما قريب والے جمرہ كو سات كنكرياں مارتےاور ہر كنكرى پر اللہ اكبر كہتے، اور پھر كھلى جگہ پر كچھ آگے ہو كر قبلہ رخ ہونےكے بعد بہت دير كھڑے ہو كر ہاتھ بلند كر كےدعاء كرتےاور پھر درميانے جمرہ كو بھى اسى طرح كنكرياں مارتے، اور بائيں جانب عليحدہ ہو كر قبلہ رخ ہونے كے بعد كھڑے ہو كر ہاتھ بلند كر كے لمبى دعا كرتے، اور پھر بڑے جمرہ كو كنكرياں مارتے جو كہ وادى ميں ہے اور وہاں نہ كھڑے ہوتے، عبد اللہ بن عمر رضى اللہ تعالى

عنہما کہتے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا تھا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1752).

واللہ اعلم .